

دیوبندیوں کے ہاں لفظ ”اعلیٰ حضرت“ کا استعمال

اصلی اعلیٰ حضرت کون؟

تحریر مولانا شکیل الرحمن مصباحی



ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

نذرانہ عقیدت

مرشد گرامی، فیض الاولیا، یادگار اسلاف، خطیب البراہین

نظام المملۃ والدین حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ

صوفی محمد نظام الدین محدث بستوی

نوری برکاتی رضوی مدظلہ العالی

(خلیفہ حضور احسن العلماء مارہرہ مطہرہ)

شیخ الحدیث دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈو بھا کبیرنگر (بستی - یوپی)

کی خدمت عالیہ میں پیش ہے

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

نیازمند

شکیل الرحمن نظامی مصباحی



تقدیم

ہمدرد قوم و ملت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ منو (یوپی)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین
مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۲۰۴ھ)
۱۲۰۴ھ (۱۹۲۲ء) نے ایمان و عقیدے کی اصلاح میں جو رول ادا کیا ہے اور بدعقیدہ لوگوں کی
سرکوبی میں جو جدوجہد کی ہے اس کی مثال چودھویں صدی سے لے کر اب تک پیش نہیں کی
جاسکتی۔

چونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک سچے عاشق رسول تھے اور عاشق یہ گوارہ نہیں کرتا
کہ اس کے محبوب کو کچھ کہا جائے اس کی شان میں گستاخی کی جائے ایسے موقع پر سچے عاشق کا
فریضہ ہوتا ہے کہ اپنی تمام قوت محبوب کے دفاع میں صرف کر دے چنانچہ اعلیٰ حضرت قدس
سرہ نے یہی کیا اس کا صلہ انھیں رب عزوجل کی طرف سے یہ ملا کہ آج حق کے
علمبرداروں کے دل کی آپ دھڑکن بن چکے ہیں مسلک حق کی ترجمانی آپ کے نام سے
ہوتی ہے آپ نے اللہ کے محبوب اکبر ﷺ سے سچا عشق کیا تو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں
میں آپ کی عظمت بٹھادی اور ایسی کہ آج سب اہل حق اعلیٰ حضرت کا دم بھر رہے ہیں دنیا
آپ کی عاشق ہوتی جا رہی ہے آپ کے نام پر نام رکھنا معراج سمجھا جانے لگا ہے آپ کے
مقبول عالم سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ کی تو سارے جہاں میں دھوم مچی ہوئی
ہے محافل میلاد و مجالس ذکر رسول میں جہاں دیکھئے یہی نغمہ جانفزا سنائی دے رہا ہے اور

حیرت کی انتہا ہے کہ یہی علمائے دیوبند اپنے اکابر کو ”حضرت اقدس“ لکھتے نہیں تھکتے جبکہ اس میں ان کے بقول وہی قباحات ہے جو اعلیٰ حضرت میں ہے، کہ جیسے ’اعلیٰ‘ تفصیل کا صیغہ ہے اقدس بھی تفصیل کا صیغہ ہے، اب کوئی کہے کہ حضور کو تو یہ لوگ صرف حضرت کہتے ہیں اور اپنے مولویوں کو حضرت اقدس کہتے ہیں اس میں دیوبندی مولویوں کو حضور سے بڑھانا لازم آتا ہے تو شاید ہرگز ہرگز یہ بات انھیں قبول نہ ہوگی حالانکہ یہ الٹی منطقاً نہیں کے گھر کی ہے، اصل میں بددیانتی یہ ہے کہ حقیقت کو چھپا کر بات کی جارہی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ”اقدس ہو یا اعلیٰ، یا اکبر اس قسم کے صیغے محض کسی شخصیت کی عظمت کو ظاہر کرنے اور اس کے اپنے ہم عصروں پر تفوق دکھانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ، بلاشبہ فائق الاقران تھے۔ منفرد زمانہ تھے مجدد وقت تھے اور اپنے ہم عصروں میں بلاشبہ سب سے ارفع و اعلیٰ بھی میرے اس دعویٰ پر آپ کی علمی، اصلاحی اور تحقیقی تصانیف شاہد عدل ہیں، آپ کے تجدیدی کارنامے بین ثبوت ہیں آپ کی مقبولیت و محبوبیت دلیل کافی ہے نہ آج تک ان کے جیسا مفتی پیدا ہوا نہ محقق، نہ مناظر دیکھنے میں آیا نہ متکلم، نہ مفسر دیکھنے کو ملا نہ محدث نہ ایسا داعی نظر آیا نہ مبلغ، نہ ایسا مصنف ہوا نہ مترجم، الغرض کہ کون سی علم کی شاخ ہے جس پر امام موصوف نے آشیانہ نہ بنایا ہو، کون سا فن ہے جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو، ایسے یگانہ روزگار کو تو اعلیٰ حضرت کہا ہی جاسکتا ہے۔ بلکہ آپ ہی کو یہ لفظ اور یہ خطاب خوب خوب زیب دیتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں عزیزی الاسعد مولانا شکیل الرحمن نظامی مصباحی بستوی نے کار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو لفظ اعلیٰ حضرت سے یاد کرنے اور اس کے ہر طرح بابت ہونے کا بھرپور ثبوت فراہم کیا ہے، موصوف نے علمی تحقیقی انداز سے اور اکابر اہل سنت کے اقوال کی روشنی میں تو اس کا جواز ثابت ہی کیا ہے۔ خود مخالفین اعلیٰ حضرت کے اقوال کی

روشنی میں بھی اس امر کا ثبوت فراہم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو اعلیٰ حضرت کہا جاسکتا ہے کیوں کہ علمائے دیوبند نے خود اپنے اسلاف و اکابر کے لئے لفظ اعلیٰ حضرت کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے خوب روشن ہے۔ لیکن عجیب جرات ہے کہ جو لفظ ہمارے اعلیٰ حضرت کے لئے ناجائز و حرام بلکہ کفر تک بتاتے ہیں وہی بات اپنے اکابر کے لئے جائز مانتے ہیں نہ صرف جائز بلکہ اس کا برملا اور بار بار اپنی تصانیف میں اظہار بھی کرتے ہیں۔

اللہ رے نیرنگی افکار کا عالم
جوبات کہیں ننگ وہی بات کہیں فخر

مولانا شکیل الرحمن مصباحی نو جوان اور محنتی عالم دین ہیں، جو کام کرتے ہیں ڈوب کر کرتے ہیں، اس کتاب کو بھی محنت سے لکھا ہے، کئی کئی بار چریا کوٹ کا سفر خاص اسی کام کے لیے کیا میری لائبریری کو کھنگالا اور میری نشاندہی سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے لئے لفظ اعلیٰ حضرت کے استعمال کے جواز پر موصوف نے دلائل کا انبار لگا دیا ہے، جس کے پڑھنے کے بعد منصف مزاج اور دیانتدار آدمی تو ضرور قائل ہو جائے گا، مگر جو معاند و مخالف ہوگا اسے بھی خاموش رہے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ مصنف کی یہ محنت ضرور ٹھکانے لگے گی۔ اور اس کے مثبت و مفید اثرات ضرور ظاہر ہوں گے۔ اور یہ کتاب مقبول خاص و عام ہوگی اور ساتھ ہی اس سے غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں کی علمی بددیانتی کا بھی پردہ چاک ہوگا۔ ضرورت ہے کہ اہل خیر حضرات اس کتاب زیادہ سے زیادہ چھپوا کر یا خرید کر مسلمانوں میں تقسیم کریں تاکہ ایک مجدد اسلام، ایک عارف کامل، ایک محدث اکبر، اور فقیہ اعظم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو گھر تک پہنچایا جاسکے۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول ہو اور اس کی خوب خوب پذیرائی

ہوا اور مصنف کو اس کا بہتر سے بہتر صلہ ملے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وآلہ وصحبہ وسلم

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

المجمع الاسلامی ملت نگر مبارک پورا عظیم گڑھ

۳ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

عرض حال

۲۰ مئی ۲۰۰۱ء کو امام احمد رضا محدث بریلوی کے عرس کے موقع پر روزنامہ ”راشٹریہ سہارا لکھنؤ“ کا اعلیٰ حضرت نمبر نکلا۔ عوام و خواص میں اس کی بے پناہ مقبولیت ہوئی اس کے بعد راشٹریہ سہارا کے منیجر جناب عظیم خاں صاحب نے اعلیٰ حضرت نمبر کی سیریز نکالنے کا اعلان کر دیا لیکن براہوتعصب کا کہ ابھی چار ہی نمبر نکل پائے تھے کہ معاندین امام احمد رضا کی صفوں میں واویلا مچ گیا اور راشٹریہ سہارا کے دفتر میں اس قسم کے سوالات آنے لگے، کیا بریلی کے مولانا احمد رضا خاں کو اعلیٰ حضرت کہنا درست ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حضرت کہا جاتا ہے۔ اور آپ اعلیٰ حضرت نمبر کی سیریز نکال رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے منیجر صاحب کو بھی سوچنا پڑا، کیونکہ وہ ان دیوبندی شاطروں کی پراسرار چالوں سے واقف نہیں تھے، کہ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے غلام رسول رضوی نمائندہ راشٹریہ سہارا مبارک پور کو لکھنؤ بلایا۔ کہ آپ اس کا جواب لکھوا کر جلدی دیجئے۔ وہ لوٹ کر لکھنؤ سے واپس آئے اور آ کر مفتی معراج قادری صاحب سے اس اعتراض کا ذکر کیا اور مجھ سے جواب لکھنے کے لئے کہا۔ راقم نے اسے لکھ کر استاذ کریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی سے اصلاح لی اور ایک کاپی غلام رسول رضوی صاحب کو اور ایک کاپی ماہنامہ اشرفیہ میں اشاعت کے لئے دیدی۔ چنانچہ یہ مضمون اگست ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ تو اس کے بعد ہی سے کچھ احباب کا برابر اصرار ہوتا رہا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ اب بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی مضمون کچھ اضافے کے ساتھ انصاف پسند حضرات کی نذر ہے۔

اخیر میں شکر گزار ہوں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی کا کہ انہوں نے اس کی اصلاح فرما کر اس لائق بنادیا کہ یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں تک پہنچا۔ اور اپنے جملہ اساتذہ کرام اور ان احباب کا جو اپنے نیک مشوروں سے ہمیشہ نوازتے رہتے ہیں۔ اور عزیز مخلص عالی جناب الحاج سیٹھ اختر عالم نظامی صاحب کا جنہوں نے اخراجات کا بار اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ و طفیل ان کے رزق حلال میں محتسب اور کسب خیر میں برکتیں اور مزید خدمت دین کا جذبہ عطا فرمائے اور دعا ہے مولا تعالیٰ ہمارے پیرومرشد اور جملہ اساتذہ کرام کا سایہ شفقت تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم

طالب دعا

شکیل الرحمن نظامی مصباحی ابن اکرام نوری
 درجہ تحقیق الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پورا عظیم گڑھ
 مقام اگیا پوسٹ چھاتا ضلع کبیرنگر (یوپی)
 ۲۵ ربیع الاول بروز جمعہ مبارکہ ۱۴۲۳ھ

باسمہ تعالیٰ

اعظم، اکبر، اعلیٰ، عربی زبان میں اسم تفضیل کہلاتے ہیں جب کسی وصف میں دو یا زیادہ افراد شریک ہوں اور ان میں ایک دوسرے سے بڑھا ہوا ہو، تو اس کی زیادتی کا اظہار کرنے کے لئے اسم تفضیل کا صیغہ استعمال کرتے ہیں مثلاً حامد و محمود دونوں صاحب علم ہیں مگر حامد فوقیت رکھتا ہے تو کہیں گے حامد، محمود سے اعلم ہے ناصر، منصور سے اعلیٰ ہے شاہد، مشہود سے اعظم ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن پر زیادتی یا فوقیت ہے ان کی صراحت نہیں کی جاتی اور سننے والا قرائن سے سمجھ لیتا ہے۔

مثلاً رب تعالیٰ کے لئے اعظم، اکبر، اعلیٰ بولا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ تمام موجودات اور ساری کائنات سے زیادہ عظمت بڑائی اور بلندی والا خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بولا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ مخلوقات میں سب سے زیادہ عظمت بڑائی اور بلندی والے حضرت ابو بکر کو صدیق اکبر کہا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ انبیاء کے بعد امتیوں میں سے سب سے بڑے صدیق و راست باز اگر اس لفظ سے کوئی یہ سمجھے کہ حضرت ابو بکر کو انبیاء، غیر انبیاء سب کی بہ نسبت صداقت میں زیادہ کہا گیا کہ تو یہ عرف و محاورہ سے اس کی بے خبری ہوگی۔ اور اگر اہل علم ہو کر کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ بڑی بھاری علمی خیانت ہے۔

کبھی کسی خاص دور یا خاص ملک یا علاقہ کے افراد کی بہ نسبت کسی کی زیادتی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور عرف و محاورہ یا اصطلاح یا قرائن کی مدد سے بغیر صراحت کے بھی اسے سمجھ لیا جاتا ہے مثلاً فتوے میں بہت سے حضرات کے لئے ”مفتی اعظم“ استعمال ہوا اور اب بھی استعمال ہوتا ہے مگر اس کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ ممدوح ہر دور کے فقہاء اور مفتیوں سے

زیادہ عظیم ہے بلکہ خاص اپنے زمانہ یا اپنے ملک کے منشیوں میں اس کی عظمت اور بڑائی مقصود ہوتی ہے۔

اسی طرح وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے القاب سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ شخص ہر دور یا ہر ملک کے وزیروں سے بڑا اور بلند ہے بلکہ کسی ملک کے مرکزی مقام میں رہنے والے وزراء میں سب سے زیادہ ممتاز اور باختیار کو وزیر اعظم کہتے ہیں اور ہندوستان کے کسی صوبہ کے مرکزی مقام میں رہنے والے وزراء میں سب سے زیادہ ممتاز اور باختیار کو وزیر اعلیٰ کہتے ہیں اگر کوئی شخص اس سے ہر ملک یا ہر دور کے لحاظ سے عظیم و بلند وزیر کا معنی سمجھے اور یہاں اس لقب کو غلط اور بے جا بتائے تو عرف و اصطلاح سے اس کی بے خبری کی علامت ہوگی۔

اسی طرح معزز لوگوں کے لئے جناب یا حضرت کا استعمال شروع ہوا پھر ان میں ان کی فوقیت ظاہر کرنے کے لئے اسے عالی جناب یا اعلیٰ حضرت کہا گیا یعنی اپنے ہم عصر حضرات میں سب سے بلند و بالا۔ یہ لفظ جہانگیر، شاہ جہاں اور عالمگیر کے لئے بھی فارسی تاریخی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ سلاطین دکن کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور پیدرآباد و اطراف میں ان کے لئے اب بھی رائج ہے اور یونہی کویت میں آج بھی وہاں کے وزیر اعظم امیر احمد الصباح کو اعلیٰ حضرت کہا اور لکھا جاتا ہے۔

علمائے دیوبند نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کے لئے ”اعلیٰ حضرت“ کا لقب کثرت سے استعمال کیا لیکن جب یہی لفظ بریلی کے شہرہ آفاق اور یگانہ روزگار عالم بانی امام احمد رضا محدث بریلوی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کے لئے ان کے معتقدین نے استعمال کیا تو اسے اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ جب بھی یہ لقب مطلقاً بولا جاتا ہے سننے والوں کا ذہن انہیں کی طرف جاتا ہے۔

اس شہرت کی وجہ سے ماضی کے معظم حضرات کے ساتھ اس لقب کا استعمال جنوں سے ایسا او جھل ہو گیا کہ حلقہ دیوبند کے لوگ بے خبر عوام کو یہ باور کرانے لگے کہ ماضی

میں یہ لقب کسی دوسری شخصیت کے لئے استعمال نہ ہوا محض سینوں نے غلو عقیدت میں مولانا احمد رضا خاں کو اعلیٰ حضرت کہنا شروع کر دیا جب کہ رسول اقدس ﷺ کے لئے حضرت، آں حضرت اور حضور کہا جاتا ہے مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کو ان سے بھی بڑھا دیا گیا۔ اب ان سے کون پوچھے کہ اگر یہی معاملہ ہے تو علمائے دیوبند نے حاجی صاحب کو سرکار اقدس ﷺ سے کیوں بڑھا دیا؟ اور آپ لوگ آج بھی اپنے سارے علماء کے لئے حضرت حضور کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور یہی سرکار اقدس کے لئے بھی بولتے ہیں تو ان علماء کو اگر سرکار سے بڑھایا نہیں تو برابر تو کر دیا یہی کیا کم گستاخی و بے ادبی ہے اس منطق کی رو سے تمام معظم لوگوں کے لئے حضرت حضور اور جناب کا بھی استعمال ناجائز و حرام بلکہ کفر ہونا چاہئے عرف و محاورہ و قرآن اور اہل استعمال کے مقصد و نیت کو پس پشت ڈال کر القاب و الفاظ کو اپنے ذہن کا گڑھا ہوا معنی پہنانے کا یہی حال رہا تو نہ معلوم کتنے القاب و الفاظ جو اہل زبان اور مستند و با احتیاط علما میں بھی بلا تکیر استعمال ہو رہے ہیں ناجائز و حرام بلکہ کفر و شرک کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے پھر تو ساری دنیا کا دائرہ تنگ اور لکھنا پڑھنا بولنا سب کچھ دو بھر ہو جائے گا۔

میں نے ابتدا میں عرض کیا کہ الفاظ کے معنی متعین کرنے میں عصر و زمانہ عرف و محاورہ اور قرآن و حالات کا دخل ہوتا ہے اس کے کچھ شواہد بھی پیش کر دوں تا کہ عام قارئین کو خوب تسلی ہو جائے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی امت ساری امتوں سے افضل ہے یہ تمام اہل اسلام کو تسلیم ہے مگر قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے لئے فرمایا ”اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ“ (میں نے تم کو سارے جہان والوں پر فضیلت دی) کسی نے اس کا یہ معنی لیا کہ بنی اسرائیل انبیاء و ملائکہ و امت محمد ﷺ سے بھی افضل ہیں بلکہ تمام مفسرین نے یہی بتایا کہ اس دور کی امتوں پر فضیلت و برتری عطا فرمانا مقصود ہے۔

صدیق اکبر سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے حالانکہ سب سے بڑے صدیق حضور ﷺ ہیں، ”فاروق اعظم“ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے حالانکہ معنی لغوی کے اعتبار سے فاروق اعظم صرف سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے حالانکہ یہ لفظ بھی اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے صرف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہے ”غوث اعظم“ و ”غوث الثقلین“ حضور شیخ محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے حالانکہ ان کے لغوی معنی حضور ﷺ کے ساتھ مختص ہیں، کسی نے بھی ان اقلوں سے نہیں سمجھا کہ انھیں حضور ﷺ کے مقابلے میں بولا جا رہا ہے، ورنہ یہی اعتراض یہاں بھی جوڑا جاسکتا ہے کہ صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور حضرت ابوحنیفہ کو امام اعظم اور حضرت شیخ محی الدین جیلانی کو غوث اعظم غوث ثقلین کہنے کا کیا جواز ہے حالانکہ یہ اعتراض کوئی خطبی ہی کرے گا یا علم سے کورایا پھر تعصب کا مارا کوئی سر پھرا۔

واضح رہے کہ مذکورہ شخصیات کے لئے مذکورہ القاب کا استعمال صرف اہل سنت ہی کے یہاں نہیں بلکہ اہل دیوبند کے یہاں بھی بلا تکیر رائج ہے۔

علامہ مصطفیٰ رضا قادری مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے معنی ہے کہ اعلیٰ پیش گاہ اور محاورے میں اس کا اطلاق معظم تر شخص پر شائع ہے جیسے معظمین کو حضرت کہا جاتا ہے یونہی جیسے جناب کہا جاتا ہے سرکار بولا جاتا ہے، اور راجپوتانہ کے محاورے میں معظم شخص پر دربار کا اطلاق کیا جاتا ہے یونہی عام محاورے میں ”معظم تر“ کو جناب عالی، عالی جناب، عالی سرکار اور سرکار عالی کہا جاتا ہے۔ یوں ہی حضرت اعلیٰ، اعلیٰ حضرت، حضرت عالی بھی۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج ۱ ص ۴۵۱)

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف بہار شریعت فرماتے ہیں۔

لفظ 'اعلیٰ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ خاص نہیں، نہ عرفاً خاص نہ شرعاً حضرت اور حضور کا لفظ تو بہت عام ہے اب اگر کسی معظم دینی کو اعلیٰ حضرت کہا تو اسے نبی یا صحابہ کے کسی خاص وصف میں شریک کرنا نہ ہوا، بلکہ ان تمام لوگوں میں جنہیں حضرت یا حضور کہا جاتا ہے ان سے بڑا مانا اور اس میں اصلاً حرج نہیں بلکہ معظمان دین کو عظمت کے ساتھ ذکر کرنا چاہئے بلکہ قرآن مجید تو مطلقاً مومنین کے لئے فرماتا ہے، اَنَّمِ الْاَعْلَوْنَ اَنْ كُنْتُمْ مَّوْمِنِیْنَ، تمہیں اعلیٰ ہوا اگر مومن ہو۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۲۶)

حضور شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

”یہ تو کہیں بھی ثابت نہیں کہ کسی نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ حضرت لکھایا کہا ہوا البتہ سلاطین، مشائخ اور علماء کے لئے اس کا اطلاق صدیوں سے مسلمانوں میں رائج ہے بلکہ دیوبندیوں میں بھی سلطان محی الدین اورنگ زیب غازی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے درباری ان کے والد ماجد شاہجہاں مرحوم کو اعلیٰ حضرت کہتے اور لکھتے تھے۔ دکن میں قدیم سے لے کر آج بھی نواب حیدر آباد کو اعلیٰ حضرت کہا اور لکھا جاتا ہے اس کے علاوہ اور بہت سے نوابوں کو اعلیٰ حضرت کہا اور لکھ گیا ہے، دیوبندی جماعت کے چاروں سرغنہ گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی، تھانوی بلکہ پوری جماعت حاجی امداد اللہ صاحب کو زندگی بھر اعلیٰ حضرت کہتی رہی لکھتی رہی اور آج بھی کہتی اور لکھتی رہتی ہے اس کے علاوہ کچھوچھو مقدسہ کے لوگ شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت اقدس سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی قدس سرہ کو اعلیٰ حضرت کہتے اور لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت لقب ہے جیسے حضرت ابو بکر کا صدیق اکبر، حضرت عمر کا فاروق اعظم، حضرت امام ابو حنیفہ کا امام اعظم، محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر کا غوث اعظم یہ سب القاب ہیں القاب میں معنی حقیقی کا لحاظ نہیں ہوتا بلکہ من وجہ مناسبت کافی ہوتی

ہے غور کیجئے صدیق اکبر، فاروق اعظم، غوث اعظم، امام اعظم کا معنی لغوی حقیقی کا لحاظ کیجئے تو اس کے مصداق مخلوقات میں صرف حضور اقدس ﷺ ہیں مگر پوری امت بلا کسی انکار کے ان حضرات پر ان القابات کا اطلاق کرتی ہے اسی طرح اعلیٰ حضرت چودھویں صدی میں مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت کا لقب اجلہ علمائے کرام نے قرار دیا اب اس کے معنی حقیقی پر نظر نہیں کی جائے گی بلکہ ادنیٰ مناسبت دیکھی جائے گی چونکہ مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ اپنے دور میں تمام علماء و مشائخ میں بلاشبہ اعلیٰ تھے اس لئے ان کا لقب اعلیٰ حضرت پر اس پر اعتراض کرنا جہالت و بد باطنی ہے۔“ (قلمی فتاویٰ ۳۴۰۰)

ایک سوال کے جواب میں خطیب مشرق پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد الہامی علیہ الرحمہ الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں۔

جب دنیائے سنیت اپنے مقتدائے اعظم تاجدار اہل سنت سیدنا امام احمد رضا اعلیٰ حضرت کہتی ہے۔ تو علمائے دیوبند ناک بھوں چڑھا کر افترا باندھتے ہیں کہ دیکھو یہ لوں نے اپنے مولانا کو اعلیٰ حضرت کہہ دیا۔ کیا خوب اگر کسی کو اعلیٰ حضرت کہنا اتنا ہی جرم و خطا ہے تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر حسب ذیل حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔

ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاؤج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکارتی ہیں کہ جناب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاؤج سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں ہے کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ تذکرۃ الرشید کے صفحہ ۴۶ کے حاشیہ سے صفحہ ۴۷ تک تقریباً ایک درجن سے زائد مقامات میں حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا گیا ہے۔ پوری کتاب کی جگہ چنگ کر کے اعداد شماری کی جائے تو سیکڑوں مقامات پر اعلیٰ حضرت ملے گا۔ فرمائیے یہ کونسی جگہ ہے۔ وہی لفظ کہیں کبیدگی کا سبب اور کہیں باعث فخر و مباہات۔ ع کچھ تو

اور محض اعلیٰ حضرت لکھنے پر اکتفا نہیں بلکہ کریم چڑھا کے مطابق معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سید الکونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجی صاحب کے مطبخ کا باورچی بنا دیا۔ سچ ہے، دیوبندیت جس شجر خبیث کا دوسرا نام ہے اگر اس کے برگ و بار یہ نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے۔ کون مولانا گنگوہی، حاجی امداد اللہ صاحب کے مہمان ہونے والے تھے، تو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قدم رنجہ فرما کر گنگوہی کے لئے کھانا پکایا۔ خدا مسلمانوں کو پناہ دے ایسی بدعتیہ کی اور گندم نما جو فروشوں سے۔ سچ کہا ہے غالب نے۔ ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی اب آبروئے شیوہ اہل نظر گئی۔

(انکشافات صفحہ ۱۱۳۱)

خود دیوبند کے نہاں خانے میں کتنے اعلیٰ حضرت چھپے بیٹھے ہیں ذرا انہیں کی مستند کتابوں کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں ان کی کتاب تذکرۃ الرشید ہے ان کے عظیم پیشوا مولوی عاشق الہی میرٹھی اس کے مصنف ہیں انہوں نے اپنے خانوادے کے مرشد اعظم حاجی امداد اللہ صاحب کو ۲۱۴ جلد اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرۃ الرشید جلد اول ناشر مکتبہ شیخ زکریا مفتی اسٹریٹ سہارنپور یو پی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۳
۲	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۶
۳	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۸
۴	اعلیٰ حضرت	۴۰	۲۰
۵	اعلیٰ حضرت	۴۰	۲۱
۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۱	۲

۹	۴۱	اعلیٰ حضرت	۷
۱۱	۴۱	اعلیٰ حضرت	۸
۱۰	۴۲	اعلیٰ حضرت	۹
۱۰	۴۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۰
۱۱	۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۱
۱۱	۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۲
۱۳	۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۳
۱۳	۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۴
۱۷	۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۵
۳	۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۶
۵	۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۷
۵	۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۸
حاشیہ ۳۱	۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۹
حاشیہ ۱۰	۴۳	اعلیٰ حضرت	۲۰
حاشیہ ۳۰	۴۳	اعلیٰ حضرت	۲۱
۱۱	۴۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۲
۸	۴۵	اعلیٰ حضرت	۲۳
۱۰	۴۵	اعلیٰ حضرت	۲۴
۲۲	۴۵	اعلیٰ حضرت	۲۵

۳	۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۶
۱۳	۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۷
۱۶	۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۸
۱۷	۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۹
حاشیہ ۲۳	۴۳	اعلیٰ حضرت	۳۰
۲۱	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۱
۲۳	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۲
حاشیہ ۴	۴۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۳
حاشیہ ۱۶	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۴
حاشیہ ۲۴	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۵
حاشیہ ۳۱	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۶
حاشیہ ۳۳	۴۶	اعلیٰ حضرت	۳۷
۲	۴۷	اعلیٰ حضرت	۳۸
۳	۴۷	اعلیٰ حضرت	۳۹
۵	۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۰
۸	۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۱
۹	۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۲
۱۱	۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۳
۱۴	۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۴

۵	۴۸	اعلیٰ حضرت	۴۵
۶	۴۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۶
۷	۴۸	اعلیٰ حضرت	۴۷
۹	۴۸	اعلیٰ حضرت	۴۸
۱۱	۴۸	اعلیٰ حضرت	۴۹
۱۲	۴۸	اعلیٰ حضرت	۵۰
۱۳	۴۸	اعلیٰ حضرت	۵۱
۱۴	۴۸	اعلیٰ حضرت	۵۲
۲۱	۴۸	اعلیٰ حضرت	۵۳
۱۸	۴۹	اعلیٰ حضرت	۵۴
۲۳	۴۹	اعلیٰ حضرت	۵۵
۴	۵۰	اعلیٰ حضرت	۵۶
۱۰	۵۰	اعلیٰ حضرت	۵۷
۱۴	۵۰	اعلیٰ حضرت	۵۸
۱۴	۵۰	اعلیٰ حضرت	۵۹
۱۵	۵۰	اعلیٰ حضرت	۶۰
۱۸	۵۰	اعلیٰ حضرت	۶۱
۲۰	۵۰	اعلیٰ حضرت	۶۲
۲۳	۵۰	اعلیٰ حضرت	۶۳

۴	۵۱	اعلیٰ حضرت	۶۴
۴	۵۱	اعلیٰ حضرت	۶۵
۸	۵۱	اعلیٰ حضرت	۶۶
۱۶	۵۱	اعلیٰ حضرت	۶۷
۲۳	۵۱	اعلیٰ حضرت	۶۸
۲۱	۵۲	اعلیٰ حضرت	۶۹
۳	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۰
۱۱	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۱
۱۳	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۲
۱۴	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۳
۱۹	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۴
۲۱	۵۳	اعلیٰ حضرت	۷۵
۱	۵۴	اعلیٰ حضرت	۷۶
۲	۵۴	اعلیٰ حضرت	۷۷
۷	۵۴	اعلیٰ حضرت	۷۸
۸	۵۴	اعلیٰ حضرت	۷۹
۱۶	۵۴	اعلیٰ حضرت	۸۰
۲۲	۵۴	اعلیٰ حضرت	۸۱
۶	۵۵	اعلیٰ حضرت	۸۲

۱۲	۵۵	اعلیٰ حضرت	۸۳
۲۲	۵۶	اعلیٰ حضرت	۸۴
۹	۵۷	اعلیٰ حضرت	۸۵
۱۰	۵۷	اعلیٰ حضرت	۸۶
۲	۵۹	اعلیٰ حضرت	۸۷
۵	۷۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۸۸
۹	۷۴	اعلیٰ حضرت	۸۹
۱۲	۷۴	اعلیٰ حضرت	۹۰
۱۳	۷۴	اعلیٰ حضرت	۹۱
۲۳	۷۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹۲
۷	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۳
۹	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۴
۲۲	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۵
۲۳	۷۶	اعلیٰ حضرت	۹۶
۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۷
۱۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۸
۱۷	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۹
۱۹	۷۷	اعلیٰ حضرت	۱۰۰
۲۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۱۰۱

۱۴	۷۸	اعلیٰ حضرت	۱۰۲
۱۹	۷۸	اعلیٰ حضرت	۱۰۳
۷	۷۹	اعلیٰ حضرت	۱۰۴
۲	۸۰	اعلیٰ حضرت	۱۰۵
۱۴	۸۰	اعلیٰ حضرت	۱۰۶
۱۶	۸۰	اعلیٰ حضرت	۱۰۷
۱۶	۸۰	اعلیٰ حضرت	۱۰۸
۱۶	۸۱	اعلیٰ حضرت	۱۰۹
۸	۸۱	اعلیٰ حضرت	۱۱۰
۸	۸۱	اعلیٰ حضرت	۱۱۱
۱۱	۸۱	اعلیٰ حضرت	۱۱۲
۱۳	۸۱	اعلیٰ حضرت	۱۱۳
حاشیہ ۳۸	۱۱۴	اعلیٰ حضرت	۱۱۴
حاشیہ ۱۵	۱۱۵	اعلیٰ حضرت	۱۱۵
حاشیہ ۹	۱۲۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۶
حاشیہ ۱۷	۱۲۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۷
۲۲	۱۲۸	اعلیٰ حضرت	۱۱۸
۱۰	۱۳۰	اعلیٰ حضرت	۱۱۹
۱۴	۱۳۲	اعلیٰ حضرت	۱۲۰

۱	۱۳۶	اعلیٰ حضرت	۱۲۱
۳	۲۰۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۲
۱۰	۲۰۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۳
۱۲	۲۰۶	اعلیٰ حضرت	۱۲۴
۱۳	۲۰۶	اعلیٰ حضرت	۱۲۵
۱۶	۲۰۶	اعلیٰ حضرت	۱۲۶
۱	۲۱۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۷
۴	۲۱۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۸
۱۸	۲۲۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۹
۱۹	۲۲۲	اعلیٰ حضرت	۱۳۰
۵	۲۳۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۳۱
۱۶	۲۳۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۳۲
۱۹	۲۳۷	اعلیٰ حضرت	۱۳۳
۲۳	۲۳۷	اعلیٰ حضرت	۱۳۴
۱	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۳۵
۲	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۳۶
۴	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۳۷
۵	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۳۸
۷	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۳۹

۸	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۰
۱۱	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۱
۱۴	۲۳۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۲
۳	۲۳۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴۳
۱۷	۲۳۹	اعلیٰ حضرت	۱۴۴
۱۲	۲۴۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴۵
۱۳	۲۴۱	اعلیٰ حضرت	۱۴۶
۱۷	۲۴۱	اعلیٰ حضرت	۱۴۷
۲۰	۲۴۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴۸
۲۲	۲۴۱	اعلیٰ حضرت	۱۴۹
۴	۲۴۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵۰

تذکرۃ الرشید جلد دوم

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱۵۱	اعلیٰ حضرت	۷	۴
۱۵۲	اعلیٰ حضرت	۷	۹
۱۵۳	اعلیٰ حضرت	۷	۱۳
۱۵۴	اعلیٰ حضرت	۷	۱۴
۱۵۵	اعلیٰ حضرت	۷	۱۷

۱۳	۱۱۵	اعلیٰ حضرت	۱۷۵
۴	۱۴۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۷۶
۱۰	۱۵۴	اعلیٰ حضرت مرشد العرب والعم	۱۷۷
۱۵	۱۵۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۷۸
۲۳	۱۵۶	اعلیٰ حضرت	۱۷۹
۲۰	۱۶۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۰
۹	۱۸۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۱
۱۴	۱۸۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۲
۱۶	۱۸۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۳
۱۷	۱۸۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۴
۱۳	۱۸۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۵
۱	۱۸۵	اعلیٰ حضرت	۱۸۶
۴	۱۸۵	اعلیٰ حضرت	۱۸۷
۲۲	۱۸۵	اعلیٰ حضرت	۱۸۸
۱	۱۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۹
۵	۱۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۹۰
۱۳	۱۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۹۱
۹	۱۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۹۲
۱۴	۱۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۹۳

۲۰	۱۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۹۴
۵	۱۸۸	اعلیٰ حضرت	۱۹۵
۸	۱۸۸	اعلیٰ حضرت	۱۹۶
۱۰	۱۸۸	اعلیٰ حضرت	۱۹۷
۱۳	۱۸۸	اعلیٰ حضرت	۱۹۸
۶	۱۸۹	اعلیٰ حضرت	۱۹۹
۱	۲۱۹	اعلیٰ حضرت	۲۰۰
۸	۲۶۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰۱
۲۲	۲۸۷	اعلیٰ حضرت	۲۰۲
۷	۳۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰۳
۱۳	۳۱۱	اعلیٰ حضرت	۲۰۴
۱۵	۳۱۱	اعلیٰ حضرت	۲۰۵
۱۶	۳۱۱	اعلیٰ حضرت	۲۰۶
۱۵	۳۱۹	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۲۰۷
۱۷	۳۱۹	اعلیٰ حضرت	۲۰۸
۱	۳۲۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰۹
۶	۳۲۰	اعلیٰ حضرت	۲۱۰
۷	۳۲۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۱۱
۱۲	۳۲۰	اعلیٰ حضرت	۲۱۲

۱۲	۳۲۶	اعلیٰ حضرت	۲۱۳
۱۳	۳۲۶	اعلیٰ حضرت	۲۱۴

اب ان کی دوسری کتابوں کو بھی دیکھتے چلئے۔ تحفہ القادیان۔ یہ کتاب بھی دیوبند سے شائع ہوئی ہے اس کے مصنف مولوی سیف اللہ مبلغ دارالعلوم دیوبند ہیں۔ وہ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں۔

”بحکم سیدی مولائی قطب ربانی حکیم الامت اعلیٰ حضرت قاری طیب

صاحب مدیر دیوبند۔

ان کے پیشوا مولانا زکریا سہارنپور (شیخ الحدیث مظاہر العلوم) اپنی کتاب آپ بیتی میں اپنے بزرگوں (مولانا عبدالرحیم رائپوری، مولانا حاجی امداد اللہ، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا مظہر وغیرہ) کو ۱۸۹ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔ حوالے ملاحظہ ہوں۔

آپ بیتی جلد اول ناشر مکتبہ شیخ زکریا مفتی اسٹریٹ سہارن پور (یوپی)

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۵۱	۴
۲	اعلیٰ حضرت	۵۶	۷
۳	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۸۹	۶
۴	اعلیٰ حضرت رائپوری	۸۳	۱
۵	اعلیٰ حضرت رائپوری	۱۰۷	۱۰
۶	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۲۸	۷
۷	اعلیٰ حضرت	۲۶۷	۲۰

۸	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۲۷۲	۴
۹	اعلیٰ حضرت	۲۸۱	۱
۱۰	اعلیٰ حضرت	۲۹۰	۱۸
۱۱	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۲۲	۴
۱۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۳۲۲	۹
۱۳	اعلیٰ حضرت	۳۲۶	۸
۱۴	اعلیٰ حضرت محمود الحسن	۳۳۶	۱۴
۱۵	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۳۶	۱۵
۱۶	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۳۳۷	۱۹
۱۷	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۳۹	۵
۱۸	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۳۹	۸
۱۹	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۳۴۱	۴
۲۰	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۰
۲۱	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۶
۲۲	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۸
۲۳	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۴۲	۳
۲۴	اعلیٰ حضرت	۳۴۲	۸
۲۵	اعلیٰ حضرت	۳۴۲	۱۰
۲۶	اعلیٰ حضرت راپوری	۳۴۲	۱۴

۱۲	۳۵۰	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۴۶
۷	۳۵۱	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۴۷
۱۷	۳۵۱	اعلیٰ حضرت	۴۸
۹	۳۵۳	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۴۹
۱۱	۳۵۳	اعلیٰ حضرت	۵۰
۱۳	۳۵۳	اعلیٰ حضرت	۵۱
۱	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۲
۴	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۳
۵	۳۵۴	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۵۴
۷	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۵
۸	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۶
۱۷	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۷
۲۱	۳۵۴	اعلیٰ حضرت	۵۸
۱	۳۵۵	اعلیٰ حضرت	۵۹
۳	۳۵۵	اعلیٰ حضرت	۶۰
۶	۳۵۵	اعلیٰ حضرت	۶۱
۱۹	۳۵۶	اعلیٰ حضرت	۶۲
۳	۳۵۷	اعلیٰ حضرت	۶۳
۱	۳۵۸	اعلیٰ حضرت	۶۴

۱۰	۳۵۸	اعلیٰ حضرت	۶۵
۷	۳۵۸	اعلیٰ حضرت حکیم الامت اشرف علی	۶۶
۱۵	۳۶۶	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۶۷
۱۶	۳۶۷	اعلیٰ حضرت سہارن پوری	۶۸
۱۳	۳۶۸	اعلیٰ حضرت حکیم الامت	۶۹
۱۵	۳۶۸	اعلیٰ حضرت	۷۰
۱۳	۳۷۰	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۷۱
۱۰	۳۸۲	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۷۲
۹	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۳
۱۰	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۴
۱۲	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۵
۱۲	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۶
۱۳	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۷
۱۹	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۸
۱۹	۴۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۹
۱	۴۰۳	اعلیٰ حضرت	۸۰
۹	۴۰۳	اعلیٰ حضرت	۸۱
۱۷	۴۰۳	اعلیٰ حضرت	۸۲
۱۲	۴۰۶	اعلیٰ حضرت	۸۳

۱۹	۴۰۷	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۸۴
۱۲	۴۱۰	اعلیٰ حضرت سہارن پوری	۸۵
حاشیہ سطر ۴	۴۱۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۸۶
۱۴	۴۱۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۸۷
۱۹	۴۱۹	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۸۸
۳	۴۲۰	اعلیٰ حضرت	۸۹
۴	۴۲۰	اعلیٰ حضرت	۹۰
۹	۴۲۰	اعلیٰ حضرت	۹۱
۱۲	۴۲۰	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۹۲
۲۱	۴۲۲	اعلیٰ حضرت	۹۳
۳	۴۲۷	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۹۴
۸	۴۳۷	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۹۵
۱۳	۴۵۷	اعلیٰ حضرت حکیم الامت	۹۶
۱۹	۴۶۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹۷
۱۹	۵۲۵	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۹۸
۱۰	۵۳۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۹۹
۱۱	۵۵۴	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۰۰
۴	۵۵۹	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۰۱
۱۴	۵۹۴	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۰۲

۱۶	۵۹۳	اعلیٰ حضرت	۱۰۳
۱۷	۵۹۳	اعلیٰ حضرت	۱۰۴
۱۷	۵۹۳	اعلیٰ حضرت	۱۰۵
۲۰	۵۹۹	اعلیٰ حضرت	۱۰۶
۱۲	۶۰۰	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۰۷
۶	۶۲۱	اعلیٰ حضرت مولانا مظہر صاحب	۱۰۸
۱۸	۶۲۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۰۹
۱	۶۲۳	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۱۰
۶	۶۲۸	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۱۱۱
۸	۶۳۸	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۱۱۲
۱۰	۶۳۸	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۱۳
۱۷	۶۳۹	اعلیٰ حضرت تھانوی صاحب	۱۱۴
۸	۶۴۳	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۱۵
۱۴	۶۴۹	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۱۶
۲۱	۶۵۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۱۱۷
۶	۶۵۲	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۱۸
۷	۶۵۲	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۱۹
۹	۶۵۲	اعلیٰ حضرت رائی پوری	۱۲۰
۲	۶۶۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۲۱

۱۳	۱۰۷	اعلیٰ حضرت	۱۳۹
۱۶	۱۰۷	اعلیٰ حضرت	۱۴۰
۱۷	۱۰۷	اعلیٰ حضرت	۱۴۱
۳	۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۲
۵	۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۳
۶	۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۴
۷	۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۵
۹	۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۱۴۶
۵	۱۲۲	اعلیٰ حضرت	۱۴۷
۵	۱۲۳	اعلیٰ حضرت	۱۴۸
۱۰	۱۲۳	اعلیٰ حضرت	۱۴۹
۱۵	۱۲۳	اعلیٰ حضرت	۱۵۰
۱۶	۱۲۳	اعلیٰ حضرت	۱۵۱
۳	۲۲۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵۲
۱۶	۲۳۹	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری	۱۵۳
۱۷	۲۳۹	اعلیٰ حضرت	۱۵۴
۱۸	۲۳۹	اعلیٰ حضرت	۱۵۵
۶	۲۴۰	اعلیٰ حضرت	۱۵۶
۸	۲۴۰	اعلیٰ حضرت	۱۵۷

۴	۲۳۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۵۸
۶	۲۳۵	اعلیٰ حضرت	۱۵۹
۲	۲۳۶	اعلیٰ حضرت	۱۶۰
۳	۲۳۶	اعلیٰ حضرت	۱۶۱
۴	۲۳۶	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۶۲
۱۴	۲۳۶	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۶۳
۱۵	۲۳۶	اعلیٰ حضرت	۱۶۴
۱۹	۲۳۶	اعلیٰ حضرت	۱۶۵
۱	۲۳۷	اعلیٰ حضرت	۱۶۶
۳	۲۳۷	اعلیٰ حضرت	۱۶۷
۶	۲۳۷	اعلیٰ حضرت	۱۶۸
۵	۲۵۱	اعلیٰ حضرت	۱۶۹
۱۰	۲۵۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۷۰
۵	۲۶۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۱
۶	۲۶۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۷۲
۲۲	۲۹۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۳
۲۰	۳۲۰	اعلیٰ حضرت	۱۷۴
۸	۳۳۹	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۵
۱۰	۳۵۲	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۶

۱۱	۳۵۲	اعلیٰ حضرت	۱۷۷
۲۰	۳۵۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۸
۸	۳۶۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۹
۱۷	۳۶۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۸۰
۱۸	۳۶۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۸۱
۱۳	۳۸۵	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸۲
۱۲	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۳
۱۶	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۴
۱۹	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۵
۱	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۶
۲	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۷
۴	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۸
۱۶	۳۹۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸۹

☆☆☆

☆☆

ان کی کتاب ”تذکرۃ الخلیل“ ہے۔ اس کے مصنف ان کے عظیم پیشوا مولانا عاشق الہی میرٹھی ہیں اس میں انھوں نے حاجی امداد اللہ وغیرہ کو ۱۸ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرۃ الخلیل از مولانا عاشق الہی میرٹھی

ناشر مکتبہ خلیلیہ متصل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷۴	۲۰
۲	اعلیٰ حضرت	۷۴	۲۱
۳	اعلیٰ حضرت	۷۵	۴
۴	اعلیٰ حضرت	۷۵	۶
۵	اعلیٰ حضرت	۷۵	۸
۶	اعلیٰ حضرت	۷۷	۲۲
۷	اعلیٰ حضرت	۹۴	۱۰
۸	اعلیٰ حضرت	۱۰۶	۱۸
۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۹	۸
۱۰	اعلیٰ حضرت	۱۱۹	۹
۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۹	۱۲
۱۲	اعلیٰ حضرت	۱۱۹	۱۸
۱۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۴	۳
۱۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۲۴	۷

۴	۲۷۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵
۳	۳۳۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۶
۴	۳۳۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۷
۱	۴۲۹	اعلیٰ حضرت امام ربانی	۱۸

ان کی کتاب ”اشرف السوانح“ ہے اس کے مصنف خواجہ عزیز الحسن ہیں جو حکیم الامت کے اکابر خلفاء میں شمار کئے جاتے ہیں ان میں انھوں نے حاجی امداد اللہ صاحب کو ۲۰ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اشرف السوانح از خواجہ عزیز الحسن، ج اول۔ ناشر مکتبہ تالیفات اشرفیہ نمبر ۸ تھانہ بھون مظفرنگر (یوپی)

اشرف السوانح جلد اول

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۴۷	۳

اشرف السوانح جلد دوم

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵	۱۶
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵	۲۰
۴	اعلیٰ حضرت	۵	۲۱
۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۵	۱۰

۱	۳۰۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۶
۲۵	۳۰۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷
۱۸	۳۵۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۸
		جلد سوم	
۲	۴۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹
۲۵	۴۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۰
۲۵	۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۱
۲	۴۴	اعلیٰ حضرت	۱۲
۴	۷۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۳
۱	۹۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴
۲۴	۱۵۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵
۱۰	۲۵۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۶
۶	۲۶۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۷
۸	۲۶۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸
۱۷	۳۹۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۹
		جلد چہارم	
۱۲	۲۹۹	اعلیٰ حضرت	۲۰

کتاب حکیم الامت جس کے مصنف عبدالماجد دریا آبادی اڈیٹر صدق لکھنؤ میں انھوں نے نظام دکن کو ۲ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

حکیم الامت ناشر (مطبع) معارف اعظم گڑھ یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت نظام دکن	۲۲۶	۱۰
۲	اعلیٰ حضرت نظام دکن	۳۲۰	۱۸

ان کی ایک کتاب اکابر کا تقویٰ ہے جو شیخ زکریا کاندھلوی کے ارشاد پر لکھی گئی اس کے مصنف صوفی اقبال مہاجر مدنی ہیں اس میں انھوں نے اپنے بزرگوں کو ۱۸ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اکابر کا تقویٰ از صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی

ناشر کرمی پبلیکیشنز نمبر ۴۲۶/شہ گنج الہ آباد یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵	۱۵/رفہرست
۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۲۴	۱۶
۳	اعلیٰ حضرت حای امداد اللہ	۵۲	۸
۴	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵۸	۱
۵	اعلیٰ حضرت	۵۸	۳
۶	اعلیٰ حضرت	۵۸	۴
۷	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۶۱	۷

۹	۶۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۸
۳	۶۲	اعلیٰ حضرت	۹
۴	۶۲	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۰
۱۷	۶۲	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۱
۱۸	۶۲	اعلیٰ حضرت	۱۲
۴	۶۳	اعلیٰ حضرت	۱۳
۵	۶۳	اعلیٰ حضرت	۱۴
۸	۶۳	اعلیٰ حضرت	۱۵
۱۳	۶۳	اعلیٰ حضرت سہارنپوری	۱۶
۲	۶۷	اعلیٰ حضرت	۱۷
۱۰	۶۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸

انہیں کی ایک کتاب اکابر کا احسان و سلوک ہے اس کے مصنف محمد اقبال ہوشیار پوری ہیں اس پر مولانا ابوالحسن ندوی کا مقدمہ بھی ہے اس میں انہوں نے اپنے بزرگ حاجی امداد اللہ صاحب رشید احمد گنگوہی وغیرہ کو ۱۰ ار جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اکابر کا احسان و سلوک از محمد اقبال

ناشر کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور (یو پی)

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۵	۲۰
۲	اعلیٰ حضرت	۴۸	۲۰

۳	اعلیٰ حضرت	۴۹	۴
۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۹	۶
۵	اعلیٰ حضرت	۴۹	۷
۶	اعلیٰ حضرت	۹۱	۵
۷	اعلیٰ حضرت	۹۲	۹
۸	اعلیٰ حضرت	۹۲	۱۳
۹	اعلیٰ حضرت	۹۲	۱۶
۱۰	اعلیٰ حضرت	۹۳	۱۹

ان کی ایک کتاب تاریخ مشائخ چشت ہے اس کے مصنف مولانا زکریا
سہارنپوری ہیں جو تبلیغی نصاب کے مصنف ہیں اس میں انھوں نے اپنے بزرگوں کو ۶۷ جگہ
اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تاریخ مشائخ چشت از مولانا زکریا (شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور)
ناشر اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور (یوپی)

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	ب ابتدائی	۶
۲	اعلیٰ حضرت	۲۳۴	۵
۳	اعلیٰ حضرت	۲۳۵	۹
۴	اعلیٰ حضرت	۲۴۱	۱۰
۵	اعلیٰ حضرت	۲۴۲	۱

۳	۲۴۲	اعلیٰ حضرت	۶
۴	۲۴۲	اعلیٰ حضرت	۷
۱۱	۲۴۸	اعلیٰ حضرت	۸
۱۵	۲۴۸	اعلیٰ حضرت	۹
۱۷	۲۴۸	اعلیٰ حضرت	۱۰
۸	۲۵۱	اعلیٰ حضرت	۱۱
۴	۲۵۲	اعلیٰ حضرت	۱۲
۸	۲۵۲	اعلیٰ حضرت	۱۳
۱	۲۵۳	اعلیٰ حضرت	۱۴
۴	۲۵۳	اعلیٰ حضرت	۱۵
۹	۲۵۳	اعلیٰ حضرت	۱۶
۲	۲۵۴	اعلیٰ حضرت	۱۷
۱۹	۲۵۵	اعلیٰ حضرت	۱۸
۸	۲۵۷	اعلیٰ حضرت	۱۹
۸	۲۵۷	اعلیٰ حضرت	۲۰
۱۳	۲۵۷	اعلیٰ حضرت	۲۱
۱۹	۲۵۷	اعلیٰ حضرت	۲۲
۶	۲۵۸	اعلیٰ حضرت	۲۳
۱۷	۲۶۱	اعلیٰ حضرت	۲۴

۱۹	۲۶۳	اعلیٰ حضرت	۲۵
۱۵	۲۶۹	اعلیٰ حضرت	۲۶
۱۶	۲۶۹	اعلیٰ حضرت	۲۷
۱۶	۲۶۹	اعلیٰ حضرت	۲۸
۱۸	۲۶۹	اعلیٰ حضرت	۲۹
۱	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۰
۷	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۱
۹	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۲
۱۲	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۳
۱۳	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۴
۱۷	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۵
۱۹	۲۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۶
۵	۲۷۱	اعلیٰ حضرت	۳۷
۶	۲۷۱	اعلیٰ حضرت	۳۸
۹	۲۷۱	اعلیٰ حضرت	۳۹
۴	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۴۰
۷	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۴۱
۱۱	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۴۲
۱۴	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۴۳

۱۶	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۳۴
۱۷	۲۷۲	اعلیٰ حضرت	۳۵
۱	۲۷۳	اعلیٰ حضرت	۳۶
۷	۲۷۳	اعلیٰ حضرت	۳۷
۸	۲۷۳	اعلیٰ حضرت	۳۸
۱۹	۲۷۴	اعلیٰ حضرت	۳۹
۲۰	۲۷۴	اعلیٰ حضرت	۵۰
۱	۲۷۵	اعلیٰ حضرت	۵۱
۶	۲۷۵	اعلیٰ حضرت	۵۲
۱۷	۲۷۸	اعلیٰ حضرت	۵۳
۱۹	۲۷۸	اعلیٰ حضرت	۵۴
۳	۲۷۹	اعلیٰ حضرت	۵۵
۱۲	۲۷۹	اعلیٰ حضرت	۵۶
۱۴	۲۷۹	اعلیٰ حضرت	۵۷
۱۹	۲۸۰	اعلیٰ حضرت	۵۸
۹	۲۸۲	اعلیٰ حضرت	۵۹
۱۰	۲۸۲	اعلیٰ حضرت	۶۰
۶	۲۸۵	اعلیٰ حضرت	۶۱
۲	۳۰۱	اعلیٰ حضرت	۶۲

۶۳	اعلیٰ حضرت	۳۰۳	۵
۶۴	اعلیٰ حضرت	۳۰۷	۱
۶۵	اعلیٰ حضرت	۳۱۲	۱۶
۶۶	اعلیٰ حضرت	۳۲۲	۱۰
۶۷	اعلیٰ حضرت	۳۲۳	۱۹

ان ہی کی ایک کتاب ”صحبتے با اولیاء“ ہے اس کے مصنف مولانا تقی الدین ندوی مظاہری ہیں جس میں انھوں نے مصنف تبلیغی نصاب مولانا زکریا سہارنپوری کے کمالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب میں حاجی امداد اللہ، شاہ عبدالرحیم رائپوری کو ۸ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

”صحبتے با اولیاء“ از مولانا تقی الدین ندوی مظاہری۔

ناشر مجلس معارف ترکیسر۔ سورت، گجرات۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۵	۱۳
۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵۴	۱۳
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷۸	۱۹
۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹۱	۱۱
۵	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۶۲	۷
۶	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۶۲	۱۰
۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۸۲	۱

۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۹۵	۱۷
---	----------------------	----	----

دیوبندیوں کی ایک کتاب حکایات اولیاء (ارواحِ ثلاثہ) ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے اپنے مولانا کو دو جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

ارواحِ ثلاثہ۔ ناشر کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۳۸۲	۸
۲	اعلیٰ حضرت	۳۸۲	۱۲

ان کی کتاب ”تذکرہ دانشوران سہارنپور“ ہے مولانا سید شاہد سہارنپوری دیوبندی اس کے مصنف ہیں اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم رائے پوری، اور حاجی امداد اللہ صاحب کو ۱۱ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرہ دانشوران سہارنپور

از مولانا سید شاہد سہارنپوری ناشر اشاعت العلوم سہارن پور (یو پی)۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مہاجر مکی	۳	۴
۲	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری	۷	۲۰
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸	۱۷
۴	اعلیٰ حضرت امداد اللہ	۲۱	۱۹
۵	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۳۴	۶
۶	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۸۵	۷
۷	اعلیٰ حضرت	۵	۹

۷	۳۱۸	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۸
۱۷	۳۱۹	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۹
۸	۳۲۲	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۱۰
۷	۳۳۱	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۱۱

ایک کتاب ”معمولات رمضان“ ہے مولانا نور الحق راشد کاندھلوی اس کے مصنف ہیں۔
اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم کو دو جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

”معمولات رمضان“ از نور الحق راشد کاندھلوی۔

ناشر۔ مکتبہ دین و دانش کاندھلہ ضلع مظفر نگر یوپی

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵۱	۱۸
۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۲	۲

ان کی ایک کتاب ”اکابر کارمضان“ ہے۔ تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) کے مصنف مولانا
زکریا سہارنپوری اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم، رشید احمد گنگوہی کو
۱۱ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اکابر کارمضان مصنفہ مولانا زکریا سہارنپوری۔

ناشر۔ کتب خانہ تحویٰ متصل مظاہر علوم سہارنپوری۔ یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۲	۷ فہرست
۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶	۷
۳	اعلیٰ حضرت رائپوری	۱۲	۱۲

۶	۱۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴
۵	۲۴	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵
۲	۲۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۶
۳	۲۵	اعلیٰ حضرت	۷
۸	۲۵	اعلیٰ حضرت	۸
۱۳	۲۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۹
۱۴	۲۵	اعلیٰ حضرت	۱۰
۶	۵۹	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۱

ان کی کتاب مکتوبات شیخ (معروف بہ مکتوبات تصوف) مولوی سید شاہد سہارنپوری دیوبندی اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے اپنے مولانا کے لئے ایک جگہ لفظ اعلیٰ حضرت کا استعمال کیا ہے۔

مکتوبات شیخ۔ کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور سے چھپی ہے۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۸۴	۲۳

ان ہی کی کتاب مکتوبات علمیہ ہے۔ اسکے مصنف بھی مولانا سید شاہد سہارنپوری ہیں اس میں بھی انھوں نے ایک جگہ مولانا زکریا کو اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

مکتوبات علمیہ۔ ناشر اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مولانا زکریا	۱۲۶	۱۴

انھیں کی کتاب سوانح قاسمی ہے (جو قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی ہدایت پر لکھی گئی) اس کے مصنف مولانا مناظر حسین گیلانی ہیں۔ اور یہ دارالعلوم کے دفتر سے شائع بھی ہوئی۔ اس میں انھوں نے نظام دکن، رشید احمد گنگوہی، اور حاجی امداد اللہ صاحب کو ۱۶ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

سوانح قاسمی جلد اول۔ ناشر دارالعلوم دیوبند یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۸۴	۲۰
۲	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۲۸۵	۳
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۸۸	۷
۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۹۳	۱۵
۵	اعلیٰ حضرت	۲۹۳	۱۶
۶	اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ	۲۹۳	۲۰
۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۹۵	۱۰
۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۹۵	۱۹
	(جلد دوم)		
۹	اعلیٰ حضرت	۱۲۶	۱۲
۱۰	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۶۰	۹
۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۸	۲
	(جلد سوم)		

۶	۲۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲
۱	۵۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۳
۷	۵۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴
۱۶	۷۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵
۵ حاشیہ	۹۵	اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن	۱۶

تبلیغی نصاب، فضائل ذکر مصنفہ مولانا زکریا سہارن پوری۔

ناشر سلیم بک ڈپو دہلی

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مولانا الحاج امداد اللہ مکی	۳۵	۸

ان کے گھر کے اعلیٰ حضرت کو سن لیا اب اگر ان عبارتوں کے حوالے سے وہی الفاظ دہرائے جائیں، کہ رسول اللہ ﷺ کو صرف حضرت کہا جاتا ہے اور عاشق الہی میرٹھی، مولانا گنگوہی، اور مولانا تھانوی اپنے پیرومرشد کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اور خود اہل دیوبند اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، عبدالرحیم رائپوری، محمود الحسن دیوبندی، مولانا مظہر، نظام دکن، قاری طیب مولانا زکریا سہارن پوری وغیرہ کو اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں پڑھتے ہیں..... اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو صرف حضرت کہا جاتا ہے اور اہل دیوبند اپنے لوگوں کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

ہم نا کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں کو نا چھیڑ

اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہم

اب ذرا کچھ دوسرے القاب کا بھی جائز لیجئے اور اہل دیوبند کے یہاں ان کے استعمال کا تماشہ دیکھئے خود ان کے گھر میں تنقیص رسالت کے کیسے کیسے ساز و سامان

موجود ہیں مرثیہ رشید احمد گنگوہی جس کے مرتب ان کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب ہیں انھوں نے بالکل سرورق پر گنگوہی صاحب کو ان القاب سے ملقب کیا یعنی مخدوم اکل ”مطاع العالم“ یعنی سب کے مخدوم اور سارے عالم کے مطاع و مقتدا۔

اب یہ لوگ اپنی ہی منطق کی بنیاد پر الزام قبول کریں کہ یہ حضرات گنگوہی صاحب کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید المرسلین مخدوم العالمین ﷺ تک اور ان کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے سارے بنی نوع انسان کا مخدوم سمجھتے ہیں.... مخدوم اکل اور مخدوم العالم کا یہ مفہوم ان کی طرح ہم کھینچ تان کر پیدا نہیں کرتے بلکہ موجب کلیہ کا سورہ ہونے کی حیثیت سے لفظ کل کے اصطلاحی اور وضعی معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے دائرہ سے نسل انسانی کا ایک فرد خارج نہ ہو۔ خوب غور سے سن لیں کہ دائرہ اطلاق کی یہ وسعت خود لفظ کے اندر موجود ہے باہر سے یہ معنی نہیں پہنائے گئے ہیں جبکہ اعلیٰ حضرت کا لفظ اپنے وضعی معنی کے اعتبار سے دائرہ اطلاق کی وسعت کا سرے سے کوئی مفہوم ہی نہیں رکھتا اپنی بدینتی کے زیر اثر زبردستی ان لوگوں نے اسے غلط معنی پہنادیئے ہیں، یونہی مطاع العالم کی ترکیب میں عالم کا لفظ بھی اپنے وضع کے اعتبار سے زمان و مکان کی ہمہ گیری اور وسعت کو چاہتا ہے جس میں نہ کسی فرد کا استثناء ہے اور نہ کسی وقت کا۔ کتب عقائد میں صراحت موجود ہے کہ عالم تمام ماسوی اللہ یعنی ساری مخلوق کو کہتے ہیں۔ جس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضور مطاع العالمین ﷺ تک سب کو معاذ اللہ گنگوہی صاحب کا محکوم اور اطاعت گزار سمجھتے ہیں..... اس طرح کے دوسرے القابات سے ان کی کتابیں بھری پڑیں ہیں اگر ان سب کو لکھا جائے تو ہزاروں صفحات بھی کم پڑیں گے۔

ان حضرات کے ظاہری و باطنی لہادے کو تو آپ لوگوں نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ یہ اپنے بزرگوں کو اعلیٰ حضرت لکھیں تو کچھ نہ ہو کیونکہ یہ ان کے ہیں اور ہم اس

ذات گرامی کو جس نے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کو رسول اعظم ﷺ سے عشق کرنا سکھایا علمائے عرب نے جس کی مدح و ستائش کا خطبہ پڑھا جن کی علمی تحقیقات اور دینی خدمات نے ایک عالم کو حیرت زدہ کر دیا جن کی عشق کی صداقت اور قلم کی قوت کا اعتراف غیروں نے بھی کیا علماء دیوبند کے تلمیذ خاص اور مشہور اسکالر مولانا کوثر نیازی لکھتے ہیں۔

”میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی اعلیٰ حضرت کا ذکر آ جاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے۔ مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا کی بخشش تو انھیں فتوؤں کے سبب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، احمد رضا خاں! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا کہ انھوں نے تو ہیں رسول کی بے توان پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔“

اور آگے لکھتے ہیں۔ کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے

میں نے سنا، فرمایا۔

”جب حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دی جب دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا، وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں، فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خاں نے ہم پر کفر کا فتویٰ اس لئے لگایا کہ انھیں

اگر ہم ایک یگانہ روزگار محقق اور سچے عاشق رسول کو اعلیٰ حضرت لکھیں تو واویلا مچ جائے، عقیدے میں اختلاف، مراسم میں اختلاف اپنی جگہ لیکن علمی اعتبار سے بالکل بے بنیاد اور کھوکھلا اعتراض کرنا علمی بے مائیگی اور تنگ نظری کی واضح دلیل ہے جو معترضین ہی کو زیب دیتی ہے۔

باسمہ تعالیٰ

ایک خوشخبری

خلیفہ حضورا حسن العلماء خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین محدث بستوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کی عظیم الشان علمی عرفانی، نورانی تقریروں کے حسین مجموعہ کی دوسری جلد زیر طبع ہے اور عنقریب قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنے والی ہے۔

شکیل الرحمن نظامی